آخیر میں ایک نقشہ ہے جس سے دنیا کی مختلف سمتوں میں رہنے والے لوگوں کے لئے قبلے کی سمت معلوم کرنے میں بڑی سہولت ہوگی اس طرح یہ کتاب اسلام کی تعلیمات کا ایک مختصر مگر ایسا حسین اور جامع خاکہ پیش کرتی ہے کہ جو شخص بھی اس کو پڑھے گا اس کا متاثر ہونا لازمی ہے۔ اللہ تعالے لائق مؤلف کو اس کا اجر عطا فرمائے۔

مضامینِ ڈار | تقطیع متوسط، کتابت وطباعت بہتر۔ ضخامت ۲۹۴ صفحات قیمت درج نہیں
پتہ۔ کرانٹ بک ہاؤس۔ ماروتی لین۔ رگھوناتھ دادا جی اسٹریٹ ہاربی روڈ بمبئی نمبر ا

مرحوم پروفیسر محمد ابراہیم ڈار پنجاب کے ان ارباب علم میں سے تھے جن کو حافظ محمود شیرانی اور مولوی محمد شفیع سابق پروفیسر اورینٹل کالج لاہور کی تربیت خاص نے علم وتحقیق کا مرد میدان بنایا۔ مرحوم ڈار عربی میں ایم۔ اے کرنے کے بعد مختلف جگہوں پر عربی کے پروفیسر رہے اور بمبئی میں انتقال کیا مرحوم نے اپنی زندگی میں جو مضامین لکھے تھے ان میں سے بعض مضامین اس مجموعہ میں یکجا شائع کر دئے گئے ہیں۔ اس مجموعہ میں نو مضامین ہیں پہلے مضمون میں جہاں آرا بیگم کی ایک غیر مطبوعہ تصنیف جو صاحبیہ کے نام سے مشہور ہے اور جس میں جہاں آرا بیگم نے اپنے مرشد ملا شاہ کے حالات لکھے ہیں اس کا تعارف کرایا ہے دوسرے مضمون میں حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ تعالے علیہ کی طرف جو فارسی کا دیوان منسوب کیا جاتا ہے اس پر تنقید کر کے ثابت کیا ہے کہ یہ انتساب صحیح نہیں ہے تیسرے مضمون میں شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ کے حالات و تصانیف کے متعلق ایران کے مشہور محقق عبدالوہاب قزوینی اور سعید نفیسی اور ہندوستان کے مشہور محقق حافظ محمود شیرانی نے جو تحقیقات پیش کی ہیں ان کا خلاصہ لکھا ہے۔ چوتھے مضمون میں شمس العلماء عبدالغنی کی کتاب "ہندوستان میں مغلوں سے قبل فارسی ادب" پر سخت نکتہ چینی اور تنقید کی گئی ہے۔ پانچویں مضمون میں ڈاکٹر اقبالؒ کی وطن دوستی کا ناقدانہ جائزہ لیا گیا ہے۔ یہ مضمون یقیناً بہت سے لوگوں کو شاق ہوگا تاہم مصنف نے حوالوں کے ساتھ جو چند واقعات لکھے ہیں ان پر ٹھنڈے دل سے غور کرنا چاہیے۔ چھٹے مضمون میں "حیات شبلی" مصنفہ مولانا سید سلیمان ندوی پر ایک طویل تنقید ہے۔ ساتویں میں اقبال کے کلام میں جن عربی شعراء کا تذکرہ آیا ہے ان سے تعارف کرایا ہے۔ آٹھویں مضمون میں اشبیلیہ کا نامور تاجدار "المعتمد علی اللہ" جو خود بھی شاعر تھا اس کا تعارف کرایا ہے